Regd L. No 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

تار کا پتہ :- الفضل لاہور

فی پرچہ ۲ آنہ

یوم :- جمعہ — ۹ شوال ۱۳۷۳ھ

جلد ۴۳/۸ ‖ ۱۱ ماہ احسان ۱۳۳۳ ہش - ۱۱ جون ۱۹۵۴ء ‖ نمبر ۱۳۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

کراچی ۱۰ جون۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق مکرم پرائیویٹ سکرٹری صاحب کی طرف سے مندرجہ ذیل اطلاعات موصول ہوئی ہیں:۔

۷ جون "حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو آج ضعف کی تکلیف ہے۔"

۸ جون "طبیعت خراب ہے بخار سا معلوم ہوتا ہے۔"

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کی طرف سے
مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر ایم۔اے کے اعزاز میں عشائیہ

لاہور ۱۰ جون۔ آج رات ساڑھے آٹھ بجے مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کی طرف سے جناب چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر ایم۔اے انچارج احمدیہ مسلم مشن ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے اعزاز میں عشائیہ کا اہتمام کیا گیا۔ مکرم چوہدری صاحب موصوف حال ہی میں جاپان میں کل مذاہب کانفرنس میں شرکت کے بعد واپس امریکہ جاتے ہوئے چند روز کے لئے پاکستان تشریف لائے ہیں۔

یہ تقریب جناب ڈاکٹر عبدالحق صاحب کے مکان واقعہ ڈیوس روڈ پر منعقد ہوئی جس میں ۱۰۰ سے زائد احمدی اور دوسرے معزز احباب شریک ہوئے۔ جن میں اعلیٰ سرکاری افسران کالجوں کے پروفیسرز۔ وکلاء دیگر سرکردہ احباب اور اخباری نمائندگان شامل تھے۔ مکرم چوہدری اسداللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے حاضرین سے معزز مہمان کا تعارف کرایا۔ اور اس کے بعد مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر نے "امریکہ اور اسلام" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔

مسٹر محمد علی نے ترکی کے لیڈروں سے پاکستان اور ترکی کے باہمی معاہدے پر بات چیت شروع کر دی

یہ بات چیت چار دن تک جاری رہے گی۔ انقرہ کے ریلوے سٹیشن پر وزیراعظم کا پرجوش استقبال

انقرہ ۱۰ جون۔ وزیراعظم پاکستان مسٹر محمد علی نے جو آج صبح انقرہ پہنچے تھے۔ ترکی کے لیڈروں سے پاکستان اور ترکی کے باہمی معاہدے پر بات چیت شروع کر دی ہے۔ آج شام وزیراعظم پاکستان اور وزیراعظم ترکی کے درمیان یہ بات چیت شروع ہوئی۔ بات چیت چار دن جاری رہے گی۔ آج صبح جب مسٹر محمد علی استنبول سے بذریعہ ٹرین انقرہ پہنچے تو آپ کا پرجوش استقبال کیا گیا۔ سٹیشن اور سڑکوں پر پاکستان اور ترکی کے پرچم لہرا رہے تھے۔ . . . ترکی کے وزیراعظم مسٹر مینڈریز وزیر خارجہ مسٹر فواد کوپرولو اور برطانیہ کینیڈا اور ہندوستان کے سفیروں نے ریلوے سٹیشن پر آپ کا استقبال کیا۔ جس وقت مسٹر محمد علی نے فوجی گارڈ آف آنر کا معائنہ کیا تو ہجوم نے پرجوش نعرے لگائے۔ سب سے پہلے مسٹر محمد علی ترکی کے صدر جلال بایار سے ملنے گئے۔ بعد میں آپ اتاترک کے مزار پر گئے اور پھول چڑھائے۔ کل مسٹر محمد علی جب استنبول پہنچے تو وہاں بھی ان کا پرجوش استقبال کیا گیا۔ مسٹر محمد علی نے وہاں اخباری نمائندوں کو بتایا کہ میں ترکی کے لئے دوستی اور محبت کا پیغام لایا ہوں۔

بیگم لیاقت علی خاں کو ہالینڈ میں پاکستان کا سفیر مقرر کر دیا گیا

کراچی ۱۰ جون۔ بیگم لیاقت علی خان کو ہالینڈ میں پاکستان کا سفیر مقرر کر دیا گیا ہے۔ وہ ستمبر میں اپنا عہدہ سنبھال لیں گی۔ آپ پہلی پاکستانی خاتون ہیں جنہیں سفارتی عہدہ پر مامور کیا گیا ہے۔ ۱۹۵۲ء میں آپ اقوام متحدہ کے ساتویں اجلاس میں پاکستانی مندوب کی حیثیت سے شامل ہوئی تھیں۔ اپنے خاوند کے ہمراہ آپ امریکہ۔ کینیڈا۔ اور مشرق وسطیٰ کے کئی ممالک کا دورہ کر چکی ہیں۔ آپ کل پاکستان انجمن خواتین کی بانی اور صدر بھی ہیں نیز پاکستان کی بنیادی تعلیم کی کونسل کی صدر بھی ہیں۔

ویٹ منہ زخمی قیدیوں کی واپسی کے لئے بات چیت

ہنوئی ۱۰ جون۔ کل ہند چینی میں ویٹ منہ اور فرانسیسی ہائی کمانڈوں کے اعلیٰ افسروں کی بات چیت ہوگی۔ جس میں ۷۵۰ ویٹ منہ زخمی قیدیوں کی واپسی کے متعلق بات چیت کی جائے گی۔

خیرپور میں تحفظ عامہ کا قانون

خیرپور ۱۰ جون۔ خیرپور میں تحفظ عامہ کے قانون کا نفاذ ایک سال کے لئے اور بڑھا دیا گیا ہے۔

مارشل لاء کے ایک سو چوبیس قیدیوں کی رہائی کے احکام جاری ہو گئے

کراچی ۱۰ جون۔ مرکزی حکومت نے پنجاب مارشل لاء کے ۱۳۷ قیدیوں میں سے جو اس سال ۳۰ اپریل کو محبوس تھے ۱۲۴ قیدیوں کی رہائی کے احکام جاری کر دیئے ہیں۔ آج ایک سرکاری اعلان جاری ہوا ہے جس میں کہا گیا ہے . . . . . . کہ حکومت نے اس سال اپریل کی تیس تاریخ کو اپنی جس پالیسی کا اعلان کیا تھا۔ یہ کارروائی اسی کے تحت کی گئی ہے۔ حکومت نے وفاقی عدالت کی بعض سفارشات کو عملی جامہ پہناتے ہوئے بعض قیدیوں کی سزاؤں میں تخفیف بھی کر دی ہے۔

استنبول میں چار بلغاروی جاسوسوں کی گرفتاری

استنبول ۱۰ جون۔ استنبول کی پولیس نے جاسوسی کے الزام میں چار آدمیوں کو گرفتار کر لیا ہے۔ یہ بلغاریہ سے ترکی آئے ہیں اور اپنے آپ کو مہاجر بتاتے ہیں۔

نیشنلسٹ چینی کے فوجی دستے برما میں داخل ہو گئے

رنگون ۱۰ جون۔ حکومت برما کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ جون کے پہلے ہفتہ میں تھائی لینڈ کی طرف سے نیشنلسٹ چین کی کچھ فوجیں برمی سرحد میں داخل ہو گئی ہیں۔ جن کی سرکوبی کے لئے برمی فوجیں بھیجی جا رہی ہیں۔ ترجمان نے بتایا ہے کہ دو ماہ پہلے برمی فوجوں نے نیشنلسٹ چینی فوجوں کے خلاف جو کارروائی کی تھی اس کی وجہ سے بعض دستے تھائی لینڈ چلے گئے تھے۔ اب یہ دستے دوبارہ برما میں داخل ہو گئے ہیں۔

مصری کاشتکاروں میں زمین کی تقسیم

قاہرہ ۱۰ جون۔ قاہرہ میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ اس ماہ اور آئندہ ماہ بیس ہزار ایکڑ کے چھوٹے چھوٹے قطعات مصری کسانوں کے خاندانوں میں تقسیم کئے جائیں گے یہ زمین مصر کے شاہی خاندان اور بڑے بڑے جاگیرداروں سے حاصل کی گئی ہے۔

— کراچی ۱۰ جون حکومت پاکستان اور حکومت عراق ایک ثقافتی معاہدے کے لئے آپس میں بات چیت کر رہے ہیں۔

میکسیکو میں روئی کی زبردست پیداوار

میکسیکو ۱۰ جون۔ اس سال میکسیکو میں ۱۳ لاکھ ۷۵ ہزار روئی کی گانٹھیں پیدا ہوں گی۔ آج تک میکسیکو میں روئی کی اتنی زبردست پیداوار نہیں ہوئی تھی۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے انصاف پریس میں طبع کرا کر ۱۹ میکلوڈ روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر

کلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اطمینان اور وقار کے ساتھ نماز کیلئے چلو

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَمِعْتُمُ الْاِقَامَةَ فَامْشُوْا اِلَی الصَّلٰوةِ وَعَلَیْکُمُ السَّکِیْنَةُ وَالْوَقَارُ وَلَا تُسْرِعُوْا فَمَا اَدْرَکْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَکُمْ فَاَتِمُّوْا۔ (صحیح بخاری)

ترجمہ:- حضرت ابوہریرہ رضی کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم اقامت سنو۔ تو تم اطمینان اور وقار کے ساتھ نماز کے لئے چلو۔ اور دوڑو نہیں۔ پھر جتنا حصہ نماز کا ملے اسے ادا کرو۔ اور جو رہ جائے اُسے بعد میں پورا کرو۔

دفتر اول کے بقایادار توجہ فرماویں

دفتر وکیل المال کوئی وصولی اپنے رجسٹر میں نہیں دکھائے گا

مغربی پاکستان بشرقی پاکستان اور بیرونی ممالک کے تمام احباب جو دفتر اول کے مجاہد ہیں۔ وہ انیس ۱۹ سالہ فہرست میں جو شائع کرنے کے لئے تیار ہو رہی ہے۔ یہ نوٹ رکھیں۔ کہ وہ دفتر سے اپنے بارہ میں تسلی کر لیں کہ ان کا نام فہرست میں آگیا ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی نوٹ رکھیں کہ وہ اپنا انیس ۱۹ سالہ حساب دریافت کرتے وقت یہ بھی لکھیں۔ انہوں نے دسویں سال کا وعدہ کہاں سے کیا تھا۔ اور اس کے بعد گیارھویں سال سے انیسویں سال تک کے وعدے کہاں کہاں سے کئے گئے تھے تا ان کا حساب معلوم کرنے میں آسانی ہو۔ اور جلد جواب دیا جائے

اگر کسی کا بقایا دفتر کے ریکارڈ سے معلوم ہو۔ اور اس کو یاد ہو۔ کہ میں ادا کر چکا۔ تو اسے چاہیئے کہ مرکزی رسید یعنی دفتر محاسب کی رسید کا نمبر تاریخ مزید پڑتال کے لئے لکھیں۔ مقامی رسید سے پڑتال نہ ہو گی۔

دفتر ہذا کسی رقم کا اندراج نہیں کر سکتا۔ جب تک کہ اسے یہ ثابت نہ ہو جائے۔ کہ رقم خزانہ تحریک جدید میں داخل ہو چکی ہے۔ اس لئے مرکزی رسید کا حوالہ ہونا ضروری ہے کسی سیکرٹری مال یا پریذیڈنٹ۔ یا امیر یا کسی اور عہدہ دار کی تحریر پر "وکیل المال تحریک جدید" کا دفتر رجسٹر میں کوئی وصولی نہیں دکھائے گا۔

جب تک کہ یہ ثابت نہ ہو جائے کہ یہ رقم تحریک جدید کے خزانہ میں داخل ہو چکی ہے

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

قابل توجہ مجالس انصار اللہ۔ پاکستان

احباب جماعت ہائے احمدیہ پاکستان پر واضح رہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض جو خدا کی وحی سے ثابت ہے۔ یہ ہے۔ کہ "یحی الدین ویقیم الشریعة"۔ (تذکرہ) کہ مسیح موعود علیہ السلام دین کو زندہ کریں گے اور شریعت کو قائم کریں گے۔ اور یہ امر قرآن کریم کے پائے بغیر قائم نہیں ہو سکتا۔ سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے بھی قرآن کریم کو تعلیم کی طرف خاص توجہ دینے کے لئے ہدایات فرمائیں مجالس انصار اللہ کو چاہیئے کہ اپنے اپنے ہاں تعلیم قرآن کا انتظام کریں۔ کوشش کی جائے کہ ہر گھر میں قرآن کریم مترجم ہو اور اس کا باقاعدہ جائزہ لیا جائے۔ اور ہر ماہ کے لئے حصہ قرآن مقرر کیا جائے اور پھر دیکھا جائے کہ ہر گھر نے اپنا حصہ ختم کر لیا ہے۔ اسطرح جائزہ کے بعد ماہواری رپورٹ میں تفصیل کیساتھ اسکا ذکر کیا جائے۔

(قائد انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

فلاح دارین کے حصول کا طریق

"اگر تم چاہتے ہو کہ تمہیں فلاح دارین حاصل ہو اور لوگوں کے دلوں پر فتح پاؤ۔ تو پاکیزگی اختیار کرو۔ عقل سے کام لو۔ اور کلام الٰہی کی ہدایات پر چلو خود اپنے تئیں سنوارو۔ اور دوسروں کو اپنے اخلاق فاضلہ کا نمونہ دکھاؤ۔ تب ضرور کامیاب ہو جاؤ گے۔ کسی نے کیا اچھا کہا ہے۔

سخن کز دل بروں آید نشیند لاجرم بر دل"

ارائیں مزارعین کے لئے

نادر موقعہ

ہم نے اپنی اراضی واقع سندھ میں سبزیات کی کاشت کا تجربہ کیا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اسے بہت نفع مند پایا ہے۔ ہم اپنے اس تجربہ کو وسعت دینا چاہتے ہیں۔ جس کے لئے ہمیں ارائیں مزارعین کی ضرورت ہے۔ سندھ میں مزارعین کو کئی ایسی مراعات حاصل ہیں۔ جو پنجاب میں میسر نہیں۔ اور پھر سبزیات کی کاشت ایسی لائن ہے۔ جو عام اجناس کی نسبت بہت زیادہ نفع مند ہے۔ سندھ میں عام طور پر لوگوں کی اس طرف توجہ نہ ہونے کے باعث منڈیوں میں سبزیات کی خاص مانگ ہے۔ لہذا اپنے ارائیں احباب کو تحریک کی جاتی ہے۔ کہ وہ اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں اور اپنے امرا یا پریذیڈنٹ صاحبان کی وساطت سے اپنی درخواستیں بھجوائیں۔

(خاکسار:- مشتاق احمد باجوہ وکیل الزراعت)

جرمن ترجمۃ القرآن!

اور

ہمبرگ جرمنی کے چیف میئر

ہمبرگ ۵ رمئی ۱۹۵۳ء:- چوہدری عبداللطیف صاحب مبلغ انچارج جرمنی مشن نے ڈاکٹر کانٹ سوہنگ (Dr. Kant Sieveking) چیف میئر ہمبرگ کی خدمت میں قرآن مجید مع اسکے جرمن ترجمہ کے پیش کیا۔ پندرہ منٹ کی اس دلچسپ ملاقات میں صاحب موصوف نے اسلام اور احمدیت کے متعلق متعدد سوالات کئے۔ جن کے جواب ان کی خدمت میں پیش کئے گئے۔ نیز چیف میئر نے تمام دنیا میں جماعت احمدیہ کے پھیلے ہوئے مشنوں کے کام کی اہمیت کو جو وہ اسلام کی خدمت کے سلسلے میں کر رہے ہیں۔ بڑی توجہ سے سنا" احباب دعا فرمائیں۔ کہ آفتاب روحانیت سے اور مغرب کے لوگوں کے دلوں میں اسلام کے متعلق جو بدگمانیاں ہیں۔ وہ دور ہوں۔ اور اللہ تعالےٰ انہیں قبول اسلام کی توفیق عطا فرمائے۔

(انچارج تالیف و تصنیف ربوہ)

درخواست دعا

نذیر احمد صاحب بیلدار ولد میاں علم الدین صاحب بیلدار تعلیم الاسلام کالج لاہور کو درخت سے گرنے کی وجہ سے چوٹیں آگئی ہیں۔ آج کل وہ میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۱۱/ احسان ۱۳۳۰ ہش

جمہوری حقوق

ایک مقامی معاصر نے "جمہوریت اور احتیاطی نظربندی" کے زیر عنوان ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں مضمون نگار لکھتے ہیں کہ:-

"احتیاطی نظربندی یوں تو جمہوریت کی تقریباً تمام قدروں کو مجروح کرتی ہے۔ سب سے زیادہ یہ اظہار رائے کی آزادی کو متاثر کرتی ہے۔ جو جمہوریت کی جان ہے۔ اگر ہم تاریخی نقطۂ نظر سے جمہوری نظام حکومت کو پرکھیں تو اس میں سب سے بڑی خوبی یہی نظر آئیگی۔ کہ اس نے حصولِ اقتدار کی جدوجہد کو مہذب اور منظم بنا دیا ہے۔ اور اس جدوجہد سے وہ انتہائی اقدامات خارج کر دیئے ہیں۔ جو ایک زمانہ میں ہر ملک کی سیاست کا جزو تھے۔ یہی نہیں بلکہ اس نے نظام حکومت کا دائرہ اتنا وسیع کر دیا۔ کہ ملک کے ہر شہری کو اس میں حصہ لینے کا موقع ملنے لگا۔ اختلاف کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا جانے لگا۔ اور نکتہ چینی معیوب نہ رہی۔"

"اس سے تو سبھی کو اتفاق ہوگا۔ کہ کسی بھی نظام حکومت میں یہ ضروری نہیں کہ صرف وہی لوگ مسند اقتدار پر فائز ہوں۔ جو ہر لحاظ سے فائز المرتبت ہوں۔ افلاطون کی مثالی مملکت جہاں فلسفی ہی حکمران ہوں۔ صرف خیالی کی دنیا میں ہی آباد ہو سکتی ہے۔ اس کرۂ ارض پر کسی بھی نظام حکومت میں یہ عین ممکن ہے کہ اوسط درجہ کا آدمی غیر معمولی صلاحیتوں کے مالک پر بازی لے جائے۔ مقتدر جماعتوں کا دامن "نورتنوں" سے خالی ہو۔ یا غیر معمولی صلاحیتوں کے مالک جہدِ اقتدار میں شریک نہ ہوں۔ اس صورت میں مملکت ان کی صلاحیتوں سے صرف آزادی خیال کی ضمانت دے کر ہی مستفید ہو سکتی ہے۔ اسی لئے آزادی رائے کا احترام ہر جمہوری ملک میں سب سے ضروری سمجھا جاتا ہے۔"

جو کچھ یہاں جمہوریت کے اصولوں کے متعلق کہا گیا ہے۔ بالکل بجا ہے۔ اور ہم سو فی صدی اس سے متفق ہیں۔ یہ درست ہے۔ کہ اظہار رائے کی آزادی دراصل جمہوریت کی جان ہے۔ اور یہ بھی صحیح ہے۔ کہ جمہوریت نے حصول اقتدار کی جدوجہد کو مہذب اور منظم بنا دیا ہے۔ اور انتہائی اقدامات منہا کر دیئے ہیں۔ یعنی سر پھٹول تک توڑ پھوڑ الغرض کسی قسم کے جبر و اکراہ کو جمہوریت میں جگہ نہیں دی جا سکتی۔ یہ بھی درست ہے۔ کہ مسند اقتدار پر بیٹھنا کسی خاص پارٹی کا اجارہ نہیں۔ بلکہ ہر پارٹی جو رائے عامہ کو ہموار کر کے اپنے ساتھ ملا سکتی ہے۔ اور مہذب اور منظم طریقے سے جس کو دوسرے الفاظ میں ملک کا آئینی طریقہ کہیں گے۔ برسرِ اقتدار آنے کا حق رکھتی ہے۔

یہ سب کچھ درست ہے۔ مگر اس کے یہ معنی بھی نہیں۔ کہ ہم اظہار رائے کا حق اس طرح استعمال کریں۔ کہ جس سے دوسرے کے ایسے ہی حقوق پر اثر پڑتا ہو۔ اور جس کے نتیجہ میں ملک میں فساد پھیلنے کا اندیشہ ہو۔ اگر کوئی فرد یا جماعت اپنے جائز حقوق کے استعمال میں رکاوٹ پیدا کرتی ہے۔ یا دوسروں کے خلاف عوام کو برانگیختہ کرتی ہے۔ جس سے اندیشہ ہو۔ کہ دوسروں کے جان و مال محفوظ نہیں رہیں گے۔ یا حکومت کے خلاف بغاوت پر اکساتی ہے۔ تو جمہوریت کسی کو ایسا حق اظہار رائے نہ دیتی ہے اور نہ دے سکتی ہے۔ اور حکومت کو اختیار دیتی ہے۔ کہ وہ برائیوں کے روکنے کے لئے موثر اقدامات کرے۔ خاصکر جب ایک پارٹی کے لٹریچر اور اسکی جدوجہد کے طریق کار سے ثابت ہو چکا ہو۔ کہ وہ پارٹی انتہائی اقدامات سے گریز نہیں کرتی۔ بلکہ کئی بار کے تجربہ نے یہ ثابت کر دیا ہو۔ کہ کوئی فرد یا پارٹی جبر و اکراہ اور فتنہ و فساد پر نہ صرف ایمان رکھتی ہے۔ بلکہ اس کو جب موقع ملتا ہے۔ اپنے اس اصول کو جامۂ عمل پہنانے سے دریغ نہیں کرتی۔ یہی نہیں بلکہ یہ ثابت شدہ ہو کہ ایسے فرد یا پارٹی کا نصب العین ہی فتنہ و فساد ہے۔ تو اگر حکومت ملک میں امن برقرار رکھنے کے لئے ایسے انتہائی اقدامات کی روک تھام کے لئے خود بھی انتہائی اقدامات لینے کے بغیر چارہ کار نہ دیکھے۔ تو اگر وہ ایسے انتہائی اقدامات لینے سے گریز کرے گی۔ تو ایسی حکومت اس قابل ہی نہیں۔ کہ اس کو حکومت کا نام دیا جائے۔

اگر ایسے حالات میں کوئی حکومت "احتیاطی نظربندی" جیسا اقدام لیتی ہے جو یقیناً نرم ترین اقدام ہے۔ تو دنیا کا کوئی مہذب سے مہذب اور جمہوری سے جمہوری انسان اس کو غیر مہذب یا غیر جمہوری نہیں کہہ سکتا۔ اس لئے ایسی صورت میں یہ کہنا کہ احتیاطی نظربندی یوں تو تقریباً تمام جمہوری قدروں کو مجروح کرتی ہے۔ مگر سب سے زیادہ یہ اظہار رائے کی آزادی کو متاثر کرتی ہے۔ صحیح نہیں ہے۔

ایک جمہوری حکومت کا اولین فرض ہے۔ کہ وہ ملک میں امن قائم رکھے اور ملک کے تمام عناصر میں باہمی توازن کو برباد نہ ہونے دے۔ جمہوری سوسائٹی بھی انسانی جسم کی مثال ہے جہاں تمام اعضاء کا یہ فرض ہے۔ کہ اپنے اپنے افعال باحسن طریق سرانجام دینے میں آزاد ہوں وہاں وہ ایک دوسرے کے ممد و معاون بھی ہوں۔ اور انہیں ایک دوسرے کو نقصان پہنچانے کی بھی چھٹی نہ ہو۔ مثلاً اگر کسی بچہ کی ٹانگ پر پھوڑا ہو۔ اور وہ اسے ہاتھ سے کریدنے سے محض سمجھانے سے باز نہ رکھا جا سکتا ہو۔ تو اگر اس کی ماں اس کے ہاتھ کو باندھ دے۔ تو اس کو نہ تو ظلم کہا جائے گا۔ اور نہ بچے کی آزادی میں دخل اندازی سمجھا جائیگا۔

ہم یہ نہیں کہتے۔ کہ برسرِ اقتدار پارٹی ایسے اختیارات کو انتقامی جذبہ کے لئے استعمال کا بھی حق رکھتی ہے۔ ایسا اسے قطعاً حق حاصل نہیں ہے۔ اگرچہ یہ ممکن ضرور ہے۔ مگر اس کا الزام جمہوریت پر نہیں۔ بلکہ ایسی حکومت بدترین غیر جمہوری سمجھی جائیگی۔

معاصر "نوائے وقت" نے اپنے ایک اداریہ میں "شخصی آزادی اور ملکی آزادی" کے زیر عنوان لکھا ہے۔ کہ

"جمہوریت کی ایک بڑی کمزوری یہ ہے۔ کہ جو لوگ جمہوریت کے مخالف ہوتے ہیں۔ ان کو بھی جمہوریت کے حامیوں کے سے حقوق و مراعات حاصل ہوتے ہیں۔"

یہ دراصل جمہوریت کو نہ سمجھنے کی وجہ سے ہے۔ جمہوریت کے مخالفوں کو بھی اس کے حامیوں کے سے حقوق و مراعات دینا تو جمہوریت کی طاقت ہے۔ نہ کہ اس کی کمزوری۔ یہی چیز تو ہے۔ جس نے جمہوریت کو دوسرے دنیاوی نظاموں پر فائق بنا دیا ہے۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ جمہوریت کے پاس تخریب پسندوں کے لئے کوئی علاج نہیں۔ اپنے مخالفوں کو اپنے حامیوں کے برابر حقوق دینا اور چیز ہے۔ اور ملک میں امن کے قیام کے لئے ہر جائز اقدام لینا دوسری بات ہے۔ اور دونوں متضاد نہیں ہیں۔ بلکہ دونوں ایک دوسرے کی تقویت کا باعث ہیں۔

دونوں کو باہم متصادم سمجھنا اس غلطی کی وجہ سے ہے۔ کہ شاید ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جمہوریت کے حامیوں کو تو ملک میں فتنہ و فساد برپا کرنے کی بھی اجازت حاصل ہے۔ جو اس کے مخالفوں کو حاصل نہیں۔ حالانکہ فتنہ و فساد خواہ جمہوریت کے حامی برپا کریں۔ یا اس کے مخالف دونوں کے لئے معیوب ہے۔ اور کوئی نام کی حکومت بھی اس کی اجازت نہیں دے سکتی۔ جو لوگ جمہوریت کے حامی نہیں ہیں۔ وہ اس لئے قابل باز داشت نہیں ہو سکتے۔ کہ وہ کیوں اس کے حامی نہیں۔ بلکہ ان کی بازپرس ان کی تخریبی سرگرمیوں کی وجہ سے کی جاتی ہے۔ اور کوئی جمہوری حکومت اسی کو نظر انداز نہیں کر سکتی۔ اس لئے جمہوری حکومت کا یہ فرض ہے۔ کہ اگر کوئی فرد یا پارٹی جو جمہوریت کی مخالف ہے۔ تخریبی سرگرمیوں میں مصروف ہو۔ تو اس کو روکے۔ یہ اختیار اس سے اس وجہ سے زائل نہیں ہو جاتا۔ کہ جمہوریت میں حامی اور مخالف حقوق و مراعات کے لحاظ سے برابر ہیں۔ کیونکہ اگر جمہوریت کی حامی پارٹی یا فرد ایسی سرگرمیوں کا مرتکب ہوگا۔ تو جمہوری حکومت اس کے ساتھ بھی ویسا ہی سلوک روا رکھے گی۔ جیسا کہ ایسی صورت میں مخالفوں کے ساتھ روا رکھتی ہے۔

قلات کیلئے سینئر اسسٹنٹ

درخواستیں بنام

Comptroller,
Baluchistan States
Union Kohat

۲۰/۶/۵۴ تک طلب کی گئی ہیں۔
تنخواہ ۱۲۰-۸-۲۰۰/۲۵-۲-۲۲۵
گرانی الاؤنس ۱۵٪ علاوہ۔ شرائط میٹرک پاس امتحان اکاؤنٹ پاس ہو۔ آڈٹ آفس میں کام کے تجربہ کار کو ترجیح۔ (ڈان ۱/۶/۵۴)

(ناظر تعلیم و تربیت)

استانیوں کی ضرورت

نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کے لئے ایک ٹرینڈ گریجوایٹ اور ایک ایف۔ اے کنڈرگارٹن یا سی۔ ٹی استانی کی ضرورت ہے۔

گریڈ ۱۲۰-۸-۲۰۰ و ۱۰۰-۵-۱۵۰ بالترتیب۔ درخواستیں بتصدیق مقامی امیر یا پریذیڈنٹ ارسال ہوں۔

(ناظر تعلیم و تربیت)

حیاتِ مسیح کے عقیدہ کے بد نتائج

مسلمان علماء کی طرف سے عیسائیت کی تائید اور اس کی فوقیت کا اعتراف

ہمہ عیسائیاں را از مقالِ خود مدد دادند ؎ دلیری ہا پدید آمد پرستارانِ میت را

سلسلہ کے لئے دیکھیں الفضل مورخہ یکم جون ۱۹۵۴ء

[illegible] تفضیل اشرف

ایک طرف تو مسلمانوں میں یہ تصور قائم ہو چکا تھا۔ کہ آنے والے موعود سے مراد حضرت مسیح ناصری ہی کی ذات ہے۔ دوسری طرف اسی تصور اور عقیدہ کو بنیاد بنا کر عیسائی پادری اسلام پر تابڑ توڑ حملے کر رہے تھے۔ اور خصوصیت سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کو ہدف مطاعن ٹھہرا رہے تھے۔ چنانچہ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لاکھوں مادر زاد مسلمان عیسائیوں کی گود میں چلے گئے۔ ان حالات میں مسلمان کہلانے والے کسی عالم کی آنکھیں نہ کھلیں۔ اور اس کو یہ خیال نہ آیا۔ کہ وہ اور اس کے ساتھی اسلام کی حفاظت اور مدافعت کے لئے اٹھیں۔ اور اپنی فکر و عقل اور قلم و زبان کو کام میں لا کر آج اسلام کا حق نمائندگی ادا کریں۔ اور در اصل یہ خیال آ بھی کیسے سکتا تھا۔ وہ لوگ خود الٰہی چشموں سے دور ہو چکے تھے علماءھم شر من تحت ادیم السماء کی بہترین مثال اور مراد وہ لوگ خود تھے۔ فتنوں کی اصل بنیاد اور اصل مرکز انہی لوگوں کا وجود تھا۔ چنانچہ انہی لوگوں نے اسلام کا نام لینے کے باوجود اور ہونٹوں پر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے الفاظ لانے کے باوصف عیسائیت کی ہاں میں ہاں ملانی شروع کر دی اور اسی رَو میں بہہ کر اسلام کی بدقسمتی سے اسلام کے یہ ماننے والے ایسے ایسے عقائد اور خیالات کا اظہار کر گئے کہ جس سے نہ صرف عیسائیت کو زبردست تقویت اور طاقت پہونچی۔ بلکہ اس کا لازمی نتیجہ یہ نکلا۔ کہ اسلام کے حسین چہرے پر بدنما دھبوں اور بدصورت داغوں کا اضافہ ہوتا چلا گیا۔ اور وہ بدصورت داغ اور بدنما دھبے زیادہ سے زیادہ نمایاں ہوتے چلے گئے۔ بجائے اس کے کہ ان لوگوں کی زبانیں اسلام کی طرف سے بولتیں۔ اور ان کی قلمیں اسلام کے حق میں حرکت کرتیں۔ یا اگر کم از کم یہ نہیں ہو سکتا تھا تو خاموش ہی رہتیں انہوں نے عیسائیت کے حق میں بولنا شروع کیا۔ اور عیسائیت کی تقویت کے لئے ان کے ذہنوں کو روز بروز نئے نئے نکات سوجھنے لگے۔ اور اگر اس وقت بھی اللہ کا کوئی بندہ اٹھا۔ اور اس کے دل میں اسلام کی تڑپ پیدا ہوئی۔ تو انہی اپنوں نے وہ کام کیا جو بیگانے نہ کر سکتے تھے۔ انہی لوگوں نے کفر کے فتوے دئیے مقاطعہ کے لئے تحریکیں کیں۔ اور دشنام دہی میں اگلوں اور پچھلوں کو مات کر دیا اور فی الواقعہ ان لوگوں کی حالت سو فیصدی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس شعر کی مصداق تھی کہ ؎

ہمہ عیسائیاں را از مقالِ خود مدد دادند
دلیری ہا پدید آمد پرستارانِ میت را

ان لوگوں میں سے جنہوں نے عیسائیت کو تقویت پہونچائی۔ اور اسلام کے علماء کہلانے کے باوجود وہ اسلام کی تعلیم کے خلاف لکھ گئے۔ یقیناً بعض ایسے لوگ بھی ہوں گے۔ جنہوں نے یہ عقائد اور ان تعلیمات کو اپنانے میں فی الواقعہ غلطی کھائی تھی۔ اور ان کی بروقت اصلاح و تصحیح نہ ہو سکی تھی۔ لیکن بعض ایسے بھی آئے۔ جنہیں بڑی وضاحت کے ساتھ اس مسئلہ کے بارہ میں سمجھا دیا گیا۔ اور ہر پہلو سے ان پر اتمام حجت کر دی گئی لیکن پھر بھی وہ اپنی بدقسمتی اور جہالت کی وجہ سے اسی غلط خیال پر ڈٹے رہے۔ اور انہیں ذرا بھی یہ توفیق نہ ملی کہ خوف خدا سے کام لے کر اس عقیدہ کے خطرناک عواقب اور بھیانک نتائج پر غور کریں۔ اور اپنی اس غلطی کو دور کر لیں۔ بلکہ یہ لوگ اپنی شوخیوں اور شرارتوں میں اور زیادہ بڑھ گئے۔ حتیٰ کہ خود مسیح کی ذات کے بارے میں بھی باوجودیکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خود اپنی ذات کے متعلق منع فرمایا تھا۔ یہ لوگ غلو و اطراء کی حد تک بڑھ گئے۔ اور موجودہ دور میں ختم اللہ علیٰ قلوبھم کا مصداق بن کر ان لوگوں نے مسیح کی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملا دیئے اور ان کے "تولد بے پدر" "تکلم فی المہد" "خلق الطیر" "احیاء موتیٰ" اور "رفع الی السماء" اور "پاک از مس شیطان" اور "آج تک کی زندگی" اور "نزول من السماء" کے ڈھول پیٹنے شروع کر دیئے۔ اور دانستہ و نادانستہ اور شعوری اور لاشعوری طور پر انہوں نے اپنی تقریر و تحریر اور عام گفتگو میں وہ تمام راستے بھی اختیار کر لئے۔ جن سے اسلام پر براہ راست زد پڑتی تھی۔ اور عیسائیوں کو اسلام پر مزید اعتراض کرنے کی جرأت ہوتی تھی۔ اور در اصل ان لوگوں نے وہ کام جو دشمنوں کو اسلام کے خلاف سو سال میں بھی کرنے کا موقعہ نہ ملتا۔ ان اپنوں نے چند لمحوں میں کر کے دے دیا۔ اور گھر کے ان بھیدیوں نے خود ہی لنکا ڈھا کر دشمنوں کے حوالے کر دی۔ چنانچہ ذیل میں وہ چند حوالے ملاحظہ کیجئے۔ جن سے آپ کو ہمارے بیان کی تصدیق ہو جائے گی کہ واقعی مسلمان کہلانے والے لوگوں نے عیسائیت کو کس قدر تقویت پہونچائی۔ اور یہ تقویت اگر اسلام سے باہر رہ کر پہونچائی جاتی۔ تو ہمیں ذرا بھی افسوس نہ ہوتا۔ ہم صرف اتنا محسوس کرتے کہ ہمارے مقابل میں چند اور افراد بھی ہیں لیکن تکلیف دہ امر تو یہی ہوا۔ کہ یہ لوگ۔ اسلام کے مدعی تھے۔ انہوں نے مسیح کے بارے میں جو کچھ لکھا اسلام کے نام پر لکھا اور جو کچھ کہا وہ اسلام کے نام پر کہا۔ انہوں نے اپنی ہر تقریر اور اپنی ہر تحریر کا جوڑ قرآن شریف سے ملایا۔ اور اپنی ہر بات کا تعلق حدیث سے قائم کر کے لوگوں کو یہ بتایا کہ ہم جو کچھ کہتے ہیں وہ ہم نہیں کہتے بلکہ وہ در اصل "قال اللہ و قال الرسول" کی ہی تفسیر اور تشریح ہے۔ اور یوں ان لوگوں نے لاکھوں سادہ اور صاف دل مسلمانوں کو اسلام سے دور تر کر دیا۔ اور عیسائیت کے ہاتھوں میں لے گئے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر چلے جانے اور زندہ اترنے کے متعلق تو پہلے بھی مسلمان علماء کے کئی چند حوالے درج کئے جا چکے ہیں۔ تاہم موقعہ اور محل کی ضرورت کے مطابق ایک دو اور حوالے درج کر دینا خالی از فائدہ نہیں۔ باوجودیکہ قرآن شریف میں کسی جگہ یہ امر مذکور نہیں۔ کہ حضرت مسیح کو اللہ تعالےٰ نے آسمان پر اٹھا لیا۔ لیکن ان لوگوں کی تحریروں اور تقریروں سے جو نکلا وہ یہی تھا۔ کہ حضرت عیسےٰ اسی جسم کے ساتھ آسمان پر موجود ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے انہیں اپنی طرف اٹھا لیا ہوا ہے۔ اور وہ اب اس کے دہنے ہاتھ تشریف فرما ہیں۔

تفسیر معالم میں مذکور ہے کہ

جب حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو یہودی صلیب پر چڑھانے لگے۔ اور اس کے لئے وہ تیار ہوئے۔ اور جب وہ شخص مسیح کو پکڑنے کے لئے گیا تھا مکان کے اندر گیا۔ تو

بعث اللہ جبرائیل فادخلہ فی خوخۃ فی سقفھا ورفعہ الی السماء من تلک الروزنۃ فالقی اللہ شبہ عیسیٰ علیہ السلام فقتلوہ وصلبوہ

کہ اللہ تعالےٰ نے جبرئیل کو بھیج کر مسیح کو تو آسمان پر اٹھا لیا۔ اور اسی بدبخت یہودی کو مسیح کی شکل پر بنا دیا۔ پس یہودیوں نے اسی کو قتل کیا اور صلیب پر چڑھایا۔

(بحوالہ محمدیہ پاکٹ بک ص۵۱۵)

اور اسی طرح موجودہ دور تک بھی بعض سطحی قسم کے لوگ جب عیسائیوں کے مقابل پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی فضیلت کے دلائل نہ دے سکتے تو انہیں مجبوراً یہ تسلیم کرنا پڑا۔ اور انہوں نے اسے خود اسلامی عقیدہ سمجھ کر یہ کہا کہ

"کافہ اہل اسلام مسیح ابن مریم کو مرفوع الی السماء بجسد العنصری مانتے ہیں"

(شمس الہدایہ ص۸ مصنفہ پیر مہر علی شاہ گولڑوی مطبع مصطفائی لاہور ۱۳۱۷ھ)

(باقی)

259

تونس کی جنگ آزادی

تونس کی آبادی اگرچہ صرف ۳۵ لاکھ ہے۔ لیکن اس کے باوجود وہ پوری جرأت کے ساتھ دنیا کی ظالم استعماریت کے خلاف معرکہ آزما ہے۔ جب گذشتہ ستمبر میں ڈاکٹر دا سنزرڈ کو ٹیونس کا ریذیڈنٹ جنرل مقرر کیا گیا۔ تو اس کے بعد چند مہینے بہت سکون کے ساتھ گذرے۔ اس طرح ٹیونس کے باشندوں نے دنیا پر یہ ظاہر کر دیا۔ کہ وہ اس کشمکش کا پرُ امن اور خیر خواہانہ حل چاہتے ہیں۔ جو فرانس اور ٹیونس کے درمیان جاری ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی انہوں نے اندرون ملک اور بیرون ملک میں یہ اعلان کر دیا۔ کہ اگر ان کے جذبۂ خیر سگالی کا جواب فرانس نے خیر سگالی سے نہ دیا۔ تو وہ اپنی آزادی کی جنگ پھر شروع کر دیں گے۔

صورتِ حالات کو سمجھنے کی کوشش کرنے کی بجائے فرانسیسی حکومت نے ظلم و ستم پر کمر باندھ لی۔ قتل و غارت اور محبانِ وطن کی تعذیب و اذیت کا بازار گرم ہو گیا۔ قبائل کو جلاوطن کیا گیا۔ اور گاؤں کے گاؤں لوٹ لئے گئے۔ پھر اس نے اسی پر اکتفا نہ کیا۔ بلکہ ۳ مارچ ۱۹۵۴ء کو اپنے حامیوں پر مشتمل ایک نئی حکومت بنائی۔ اس حکومت نے وجود میں آتے ہی ایسی اصلاحات کا پروگرام جاری کیا۔ جس کا مقصد ملک پر بلاواسطہ فرانسیسی تسلط جمانا تھا۔

یہی سبب ہے۔ کہ آج دنیا پھر سن رہی ہے۔ کہ ٹیونس نے جنگ آزادی پھر شروع کر دی ہے۔ مظاہرے اور ہڑتالیں زوروں پر ہیں۔ فوج اور تونسی جنگ آزماؤں کے درمیان تصادم ہو رہا ہے۔ یہ گویا تونس کی جنگ آزادی کا نیا باب ہے۔

جنگ آزادی کا پس منظر

تونس کو فرانس نے ۱۸۸۱ء میں فتح کیا تھا۔ اور اس پر صلح نامہ باردو جبراً مسلط کر دیا تھا۔ لیکن تونس کے عوام نے فرانسیسی اقتدار کو آج تک تسلیم نہیں کیا۔ اس روز سے تونس کی تاریخ کھوئی ہوئی آزادی کو حاصل کرنے کے لئے قومی جدوجہد کی تاریخ بن گئی ہے۔ اس کھوئی ہوئی آزادی کو جو بظاہر صلحنامہ باردو کے تحت محفوظ و سلامت نظر آتی ہے۔ یہ تاریخ خون سے رنگین اور جبر و تشدد کے واقعات سے بھرپور ہے۔

اس سلسلے میں ہم ۱۹۱۱ء کی اہم اور مقبول عوام تحریک کا ذکر کر سکتے ہیں۔ جو واقعاتِ دجلز کے نام سے مشہور ہے۔ فرانسیسی حکومت نے تونس کی نشأۃ ثانیہ کی اس تحریک کو نہایت بے دردی سے کچل دیا۔ اور باش حامبا ایسے رہنما جلاوطن کر دیئے گئے۔ پہلی جنگِ عظیم کے زمانے میں جنوبی تونس میں ملک کو آزاد کرانے کے لئے بغاوت بھی ہوئی۔ لیکن اسے بھی زیر کر لیا گیا۔ جنگ کے بعد جمہوری تحریک "دستور" کو بھی انتہائی جبر و تشدد سے دبایا گیا۔ ۱۹۳۳ء میں فرانس کو سب سے بڑی ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ جب تونسی عوام کو ملکی استحقاق بخشنے کے لئے "دستور" پارٹی نے حبیب بورقیبہ کی رہنمائی میں تحریک شروع کی۔ اور وہ آبادی کے تمام طبقات کو قومی جدوجہد میں شامل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔

فرانس نے "نو دستور" جو "دستور" پارٹی ہی کی تنظیم نو ہے۔ اور یکم مارچ ۱۹۳۴ء کی قصر ہلال کانگریس کے بعد وجود میں آئی تھی۔ صفوں کو درہم برہم کرنے کی متعدد بار کوشش کی۔ مگر اس کے رہنماؤں کی قربانیوں۔ عوام کے تعاون اور بین الاقوامی حالات کی وجہ سے ہر کوشش ناکام ہو گئی۔ اور وہ تمام مشکلات پر غالب آ گئی۔ اور ملک کی سب سے بڑی اور عملی طور پر واحد سیاسی جماعت کی حیثیت سے اس کے قدم جم گئے۔

عوام کو بدظن کرنے کی کوشش

اب فرانسیسی حکومت بھی حقیقت کو تسلیم کرنے پر مائل نظر آتی تھی۔ کیونکہ اگست ۱۹۵۱ء میں اس نے تونس کی حکومت سے جس میں "نو دستور" کا جنرل سکرٹری بھی شامل تھا۔ تونس کو حق خود اختیاری دینے اور بلاواسطہ حکومت کو ختم کرنے کے بارے میں مذاکرات پر راضی ہو گئی۔ سال بھر سے زائد عرصے تک مذاکرات جاری رہنے کے بعد یہ ظاہر ہو گیا۔ کہ فرانسیسی حکومت کوشش کرتی رہی ہے۔ کہ "نو دستور" پارٹی اس سے تعاون کرنے کی بنیادوں پر مصالحت کرے۔ جس کا مقصد یہ تھا۔ کہ عوام میں اسے جو ہر دلعزیزی حاصل ہے۔ اس کو ختم کر دیا جائے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اس نے مطالبہ کیا۔ کہ "نو دستور" پارٹی منتشر ہو جائے۔ لیکن جب اس میں اسے ناکامی ہوئی۔ تو اس نے تونس کی حکومت سے درخواست کی کہ وہ حق خود اختیاری کی فرانسیسی تعبیر کو قبول کرے۔ اور وہ یہ تھی۔ کہ تونس کی حکومت میں تونسی اور فرانسیسی نو آبادکاروں کے نمائندے حصہ دار ہوں۔ اس مطالبے نے مذاکرات کو ختم کر دیا۔ "نو دستور" پہلے اس انجام کے لئے پہلے سے تیار تھی۔ اس نے اس مسئلے کو اقوام متحدہ میں پیش کر دیا۔

اقوام متحدہ میں

۱۲ جنوری ۱۹۵۲ء کو صلاح بن یوسف وزیر انصاف اور ہز ایکسی لنسی محمد بدر وزیر اجتماعیات نے فرانس کے خلاف تونسی حکومت کی شکایت اقوام متحدہ (پیرس) میں پیش کر دی جس میں درخواست کی گئی تھی۔ کہ اقوام متحدہ فرانس اور تونس کی جنگ میں مداخلت کرے۔

وحشیانہ ردّ عمل

اس دلیرانہ اقدام کا فرانسیسی حکومت پر نہایت وحشیانہ ردّ عمل ہوا۔ تونسی رہنماؤں کو جن میں حبیب بورقیبہ بھی تھے۔ (۱۸ جنوری ۱۹۵۲ء) گرفتار کرنے اور ان لوگوں کو جنہوں نے اپنی حکومت کے فعل کے حق میں پر امن مظاہرے کئے۔ گولی سے اڑانے کے بعد فرانسیسی ارباب اقتدار نے کیپ بان کے علاقے میں قتل عام شروع کر دیا۔ ظلم و ستم کی جو اطلاعات غیر ملکی نامہ نگاروں نے اپنے اخبارات کو بھیجیں۔ ان سے اقوام متحدہ کے حلقے بھی بڑے متاثر ہوئے۔ ۱۵ فروری کو عرب ایشیائی گروپ نے پیرس میں ایک کانفرنس منعقد کی۔ اور فیصلہ کیا۔ کہ حفاظتی کونسل میں تونس کا مسئلہ اٹھایا جائے۔ پاکستان نے حفاظتی کونسل کے ایک رکن کی حیثیت سے اس مسئلے کو اٹھانے اور اسکی مدافعت کرنے کی ذمہ داری اپنے سر لی۔ ۲۶ مارچ کو فرانسیسی ریذیڈنٹ جنرل ڈی ہاٹی کلاک نے تونسی حکومت کے خلاف انقلاب برپا کر کے ایک کٹ پتلی حکومت قائم کر لی۔ جس کا سربراہ بالشوش تھا۔ صلاح بن یوسف اور محمد بدر پیرس سے قاہرہ بھاگ آئے۔ ۲۶ مارچ ۱۹۵۲ء) جہاں سے انہوں نے اپنی قوم سے اپیل کی۔ کہ فرانسیسی حکومت کا مقابلہ جاری رکھا جائے۔

تحریک مزاحمت پہلے سے کہیں بڑھ کر شدت کے ساتھ شروع ہو گئی۔ مسئلہ تونس جب حفاظتی کونسل میں اٹھایا گیا۔ تو اسے ایجنڈے میں شامل نہ کیا جا سکا۔ کیونکہ مطلوبہ سات ووٹوں کی اکثریت اسے حاصل نہ ہو سکی۔ عرب ایشیائی گروپ نے اپنی کوششیں جاری رکھیں۔ اور جنرل اسمبلی کا خصوصی اجلاس منعقد کرنے کا مطالبہ کیا۔ لیکن پھر اسے مطلوبہ اکثریت کی حمایت حاصل نہ ہو سکی۔ اس اثناء میں تونس میں فرانسیسیوں نے مشترک اقتدار کی بنیادوں پر اصلاحات کا پروگرام جاری کرنے کی کوشش کی۔ لیکن تونس کے جمہوریت پرور بے سیدی محمد لامین نے یکم اگست ۱۹۵۲ء کو ۴۰ ممتاز اشخاص کی ایک کونسل بلائی۔ ان اصلاحات کا گہرا جائزہ لینے کے بعد کونسل نے بے کو مشورہ دیا۔ کہ انہیں مسترد کر دیا جائے۔

چنانچہ ۹ ستمبر کو بے نے فرانسیسی ریذیڈنٹ کو ایک خط کے ذریعہ اطلاع دی۔ کہ عوام کی مرضی کے مطابق ان اصلاحات کو مسترد کر دیا جاتا ہے۔

سیاسی کمیٹی کی قرارداد

اکتوبر ۱۹۵۲ء میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی تونس کے مسئلے پر غور و خوض کرنے پر راضی ہو گئی۔ چنانچہ سیاسی کمیٹی میں بحث مباحثہ کے بعد اس نے ایک قرارداد منظور کی۔ اس قرارداد کو لاطینی امریکی گروپ کی حمایت حاصل تھی۔ اس میں یہ امید ظاہر کی گئی تھی۔ کہ فرانس اور تونس کی حکومتیں جلد سے جلد خود مختار حکومت کے متعلق مذاکرات شروع کر دیں گی۔ نیز فریقین سے اپیل کی گئی تھی۔ کہ وہ اپنے تنازعہ کو چارٹر کی روح کے مطابق عمل کریں۔ اور کوئی ایسا قدم نہ اٹھائیں۔ جس سے موجودہ کشمکش کو ہوا ملے۔

اسی زمانے میں فرانسیسی نو آبادکاروں نے تونس میں ایک دہشت پسند تنظیم قائم کی جس کا نام "سرخ ہاتھ" تھا۔ اور ۵ دسمبر ۱۹۵۲ء کو ٹریڈ یونین لیڈر فرحت راشد کو قتل کر دیا۔

لاطینی امریکی مجوزہ قرارداد جس میں مذاکرات جاری رکھنے کے لئے کہا گیا تھا، گو جب سیاسی کمیٹی نے منظور کر لیا۔ تو تونس کے بے نے ۱۶ دسمبر ۱۹۵۲ء کو فرانسیسی ریذیڈنٹ کے نام ایک خط بھیجا جس میں تونس کا مسئلہ حل کرنے کے لئے مذاکرات از سر نو شروع کرنے کی شرائط بیان کی گئی تھیں۔ یہ شرائط اقوام متحدہ کے چارٹر کے مقاصد اور اصول کے عین مطابق تھیں۔ لیکن ۲۰ دسمبر ۱۹۵۲ء کو فرانسیسی فوجوں نے بے کے محل کا محاصرہ کر لیا۔ اور ڈپٹی ریذیڈنٹ نے بے کو مشترک اقتدار کی بنیادوں پر تیار کردہ شہری اور علاقہ جاتی اصلاحات قبول کرنے پر مجبور کر دیا۔ ادھر فرانسیسی دہشت پسند قوم پرور لیڈروں اور بے کے مشیروں پر بموں سے حملے پہلے سے زیادہ تیزی سے کرنے لگے۔

نام نہاد جمہوری انتخابات

جب فرانسیسی حکام نے بلدیاتی اور علاقہ جاتی کونسلوں (اپریل۔ مئی ۱۹۵۳ء) کے لئے انتخابات منعقد کئے۔ تو ملک کی کم از کم ۸۰ فی صد آبادی نے ان کا بائیکاٹ کر دیا۔ یہ نام نہاد جمہوری انتخابات مارشل لاء کے تحت منعقد کئے گئے۔ جن چند لوگوں نے مثلاً تونس کے فرانس نواز میئر اور اخبار "النہضہ" کے ڈائرکٹر نے ان انتخابات میں حصہ لیا۔ انہیں اس غداری کے صلہ میں اپنی جان سے ہاتھ دھونے پڑے۔

یہ کام جو عوام نے انتخابات کے زمانے میں شروع کیا تھا۔ یکم جولائی ۱۹۵۳ء کو نقطۂ عروج پر اس وقت پہنچا جب فرانس نواز ولی عہد شہزادہ عزیز الدین بے کو قتل کر دیا گیا (باقی صفحہ ۶ پر)

احرار لیڈروں کی تقریریں زہریلی ہی نہیں بلکہ اشتعال انگیز اور ناشائستہ تھیں!

سمجھدار طبقہ اس قسم کی تقریروں سے عاجز آچکا ہے۔ اور ان سے ساری قوم کے اخلاق پر برا اثر پڑ رہا ہے

فسادات پنجاب کی تحقیقاتی رپورٹ

(گزشتہ سے پیوستہ)

اس مرحلہ پر بعض مقدمات کا جائزہ لینا ضروری ہے۔ کیونکہ ان کا فیصلہ ۲۴ ستمبر ۱۹۵۲ء کو افسروں کی ایک کانفرنس میں منظور شدہ حکم کے مطابق ہوا تھا یہ مقدمات گو لو شاہ کے جلسہ کے مقدمہ (فائیل نمبر ۱۶ (۱۹) ۱۲۵) لائل پور اور سمندری کے مقدمے (فائیل نمبر ۱۶ (۲) ۱۲۷) راولپنڈی کا مقدمہ (فائیل نمبر ۱۶ (۲) ۱۲۹) اور شجاع آباد کا مقدمہ (فائیل نمبر ۱۶ (۲) ۱۳۰) ہیں

میلہ گو لو شاہ

ضلع سیالکوٹ میں تھانہ سائرہ کے علاقہ کے گاؤں کوٹلیلے میں ہر سال گو لو شاہ کے میلے کے نام سے ایک میلہ منعقد ہوتا ہے ۱۹۵۲ء میں یہ میلہ ۳ سے ۱۰ اکتوبر تک منعقد ہوا تھا جس میں بہت سے لوگ اپنے مویشیوں کو لے کر جمع ہوئے تھے۔ احرار نے اس موقعہ سے فائدہ اٹھا کر یہاں پر آل مسلم پارٹیز کنونشن منعقد کرنے اور میلہ پر جمع شدہ لوگوں سے حسب معمول خطاب کرنے کا فیصلہ کیا احرار لیڈروں نے ۳، ۱۰ اکتوبر کو اور دوسروں نے ۷، اکتوبر کو تقریریں کیں ظاہر ہے کہ ان تقریروں کا موضوع احمدیت تھا۔ اور چونکہ ان سے مذہبی منافرت پیدا ہوتی تھی۔ اور قانونی طور پر قابل مواخذہ تھیں۔ اس لئے سپرنٹنڈنٹ پولیس نے ایسیکیوٹنگ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس مسٹر عبد السعید کو حکم دیا کہ تقریروں کا جائزہ لیا جائے۔ ہر ایک تقریر کا پورے احتیاط سے مطالعہ کرنے کے بعد مسٹر عبد السعید نے مندرجہ ذیل الفاظ میں اپنی رائے کا اظہار کیا۔

(۱) ۱۰ اکتوبر ۱۹۵۲ء کو مولوی کرامت علی نے تقریر کرتے ہوئے کہا تھا۔ کہ مرزا غلام احمد نے مسلمانوں کو رنڈیوں کی اولاد اور ان کی عورتوں کو کتیوں کا نام دیا ہے۔ اور جو لوگ اُن پر ایمان نہیں لاتے۔ انہیں رنڈیوں کی اولاد بتایا ہے۔ یہ تقریر پبلک سیفٹی ایکٹ کی دفعہ ۲۱ (۳) کے تحت قابل مواخذہ ہے۔ کیونکہ غیر احمدی مسلمانوں کی جانب سے ایسی سرگرمیوں میں اضافہ ہونے کا اندیشہ ہے۔ جو تحفظ عامہ اور امن و قانون برقرار رکھنے میں خلل انداز ہوں گی۔

(۲) مولانا بشیر احمد صدر مجلس احرار پسرور نے اس موقعہ پر تقریر کی تھی۔ اس میں انہوں نے اس مبینہ واقعہ کا ذکر کیا تھا۔ کہ ایک شخص ڈاکٹر احسان علی نے مرزا بشیر الدین محمود احمد کی سالی سلمیٰ بیگم سے زنا کیا تھا۔ اور مرزا بشیر الدین محمود احمد کے حکم سے انہیں دس جوتے مارنے کی سزا دی گئی تھی اس تقریر میں انہوں نے یہ سوال کیا تھا کہ آیا یہ جائز تھا کہ کسی دوسرے شخص کو بھی کسی اور شخص کی عورت کے ساتھ زنا بالجبر کرنے کے جرم میں دس جوتے لگانے کی سزا دی جائے۔ انہوں نے احمدیوں کو مرتد اور شرع کے مطابق واجب القتل قرار دیا تھا۔ یہ تقریر بھی پنجاب پبلک سیفٹی ایکٹ کی دفعہ ۲۱ کی (۱) اور (۳) شق کے تحت قابل تعزیر ہے۔

(۳) اس موقعہ پر قاضی منظور احمد نے ۱۰ اکتوبر ۱۹۵۲ء کو تقریر کرتے ہوئے مرزا غلام احمد کے بعض اقوال قدرے توڑ مروڑ کر پیش کئے تھے۔ جن میں یہ قول بھی شامل تھا۔ کہ مرزا غلام احمد کو خدا سے حمل قرار دیا گیا۔ اور جو مسلمان ان پر ایمان نہیں رکھتے وہ خنزیر ہیں۔ اور جو مسلمان عورتیں ان کے دعوے کو تسلیم نہیں کرتیں وہ کتیاں ہیں۔ مقرر نے اپنی تقریر میں یہ بھی کہا تھا کہ خواجہ ناظم الدین موجودہ فسادات کے ذمہ دار ہیں۔ اور وہ احمدیوں کے مددگار ہیں۔ یہ تقریر بھی پنجاب پبلک سیفٹی ایکٹ کے دفعہ ۲۱ کی رو سے (۲) اور (۳) شقوں کے تحت قابل مواخذہ ہے۔“

پبلک پراسیکیوٹر مسٹر عبد السمیع اس رائے سے متفق تھے۔ اس قانونی رائے کی بناء پر سپرنٹنڈنٹ پولیس نے معاملہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو پیش کر دیا۔ اور درخواست کی کہ ۵ جولائی ۱۹۵۲ء کو چیف سیکرٹری کی زیر صدارت افسروں کی کانفرنس میں جو فیصلے ہوئے تھے۔ ان کے پیراگراف ۲ اور ۷ میں مندرج ہدایات کے مطابق صوبائی حکومت سے مقدمہ چلانے کی منظوری حاصل کی جائے۔ مسٹر غلام سرور خان ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اپنے مراسلہ مورخہ ۱۸ نومبر ۱۹۵۲ء کے ذریعہ کمشنر کے توسط سے یہ مسئلہ حکومت کو پیش کر دیا۔ اور مسٹر نذیر احمد ایس پی (بی) نے مقدمہ کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے اپنے نوٹ مورخہ ۲۸ نومبر ۱۹۵۲ء میں یہ تجویز کیا۔ کہ بشیر احمد اور منظور احمد کے خلاف مقدمہ چلانے کی بجائے انہیں پنجاب سیفٹی ایکٹ کی دفعہ ۳ کے تحت نظر بند کر لینا چاہیئے مسٹر انور علی ڈی آئی جی (سی۔ آئی۔ ڈی) نے اصولوں کے لحاظ کے ریکارڈ کا معائنہ کیا۔ اور ۲۰ نومبر ۱۹۵۲ء کو مقدمہ ہوم سیکرٹری کو پیش کر دیا۔ اور یہ رائے دی کہ تخریب پسندوں کے خلاف جو مملکت کی جڑوں کو کھوکھلا کرنا چاہتے ہیں مقدمہ چلانے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دینا چاہیئے اور اگر لوگوں کو معلوم ہو گیا۔ کہ قانون شکنی کرنے والی تقریروں کے خلاف کارروائی کی جائے گی تو وہ زیادہ حزم و احتیاط سے کام لیں گے اس پر ہوم سیکرٹری نے ۲۱ نومبر ۱۹۵۲ء کو یہ نوٹ دیا۔ کہ وزیر اعلیٰ کراچی سے واپسی کے بعد سیاسی صورت حال کے متعلق افسروں سے بات چیت کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اور اس مقدمہ کو بھی اس کانفرنس میں زیر بحث لایا جائے۔ ساتھ ہی انہوں نے یہ ریمارک بھی دیا۔ کہ اس سلسلہ میں انہیں اس قسم کی متعدد قابل اعتراض تقریروں کا علم ہوا ہے۔ اور بہتر یہی ہے کہ انہیں چھیڑا نہ جائے۔

لائل پور کانفرنس

لائل پور میں ۲۶ اور ۲۷ ستمبر ۱۹۵۲ء کو آل مسلم پارٹیز کنونشن کے تحت ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس کنونشن کے زیر اہتمام ایک جلسہ ۲۸ ستمبر کو سمندری میں منعقد ہوا۔ لائلپور میں جن لوگوں نے تقریریں کیں۔ ان میں مرزا غلام نبی جانباز۔ ماسٹر تاج الدین انصاری۔ صاحبزادہ فیض الحسن۔ شیخ حسام الدین۔ لائلپور کے تاج الدین۔ مظفر علی شمسی اور مولانا داؤد غزنوی شامل تھے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ صاحبزادہ فیض الحسن نے ایک تقریر کے دوران میں کہا۔ کہ مرزا غلام احمد بدچلن تھے۔ اور حضرت بی بی فاطمہؓ کی عصمت پر حملہ کرنے کی وجہ سے۔ اس قابل تھے۔ کہ اُن پر غنڈہ ایکٹ کے تحت مقدمہ چلایا جائے۔ انہوں نے چودہری ظفر اللہ خان کو بھی غنڈہ قرار دیا۔ انہوں نے یہ بھی کہا۔ کہ مسٹر مظفر احمد احمدی۔ اور مرزا محمود احمد کے داماد ہیں۔ اس لئے وہ اس قابل نہیں۔ کہ انہیں حکومت پنجاب کا فنانس سیکرٹری بنایا جائے۔ شیخ حسام الدین نے چوہدری ظفر اللہ خان کو خبیث بتایا۔ اور کہا۔ کہ جب تک وہ پاکستان کے خارجہ بنے رہیں گے اس وقت تک پاکستان کی بہتری کے امکانات بہت کم ہیں۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے ملکہ وکٹوریہ اور ملکہ الزبتھ کے بارے میں وہ کچھ کہا جس کا ذکر نہ کرنا ہی بہتر ہے۔ انہوں نے لاہور چھاؤنی اور جنگ شاہی کے ہوائی حادثہ کے لئے جس میں جنرل افتخار خان اور جنرل شیر خان ہلاک ہوئے تھے۔ احمدیوں کو ذمہ دار ٹھہرایا سمندری کے جلسہ میں تقریر کرنے والوں میں سید مظفر علی شمسی ماسٹر تاج الدین انصاری۔ شیخ حسام الدین۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاری۔ غلام نبی جانباز اور چک ۲۲۳ کے غازی محمد حسین شامل تھے۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ مرزا غلام احمد کے والد مرزا غلام مرتضےٰ نے بالاکوٹ کی جنگ میں شاہ بہادر شاہ کے خلاف سردار نو نہال سنگھ کو پچاس گھوڑے دیئے تھے۔ ان تقریروں پر تبصرہ کرتے ہوئے میاں انور علی ڈی آئی جی (سی۔ آئی۔ ڈی) نے ۲۸ اکتوبر ۱۹۵۲ء کو یہ نوٹ دیا۔ کہ ملکہ وکٹوریہ اور ملکہ الزبتھ کا حوالہ قابل اعتراض تھا۔ اور یہ الزام بھی غلط تھا۔ کہ جنگ شاہی اور لاہور چھاؤنی کے حادثہ سے احمدیوں کا کوئی تعلق تھا۔ کیونکہ جنگ شاہی کے حادثہ میں ہلاک ہونے والوں میں سے ایکسیلینسی جنرل شیر خان خود احمدی تھے اور یہ کہ احراری لیڈروں کی تقریریں زہریلی ہی نہیں۔ بلکہ اشتعال انگیز اور ناشائستہ تھیں۔ اور یہ کہ اس قسم کی کانفرنسوں میں کوئی کمی نہیں ہوتی ہے۔ اور منافرت کا پرچار مستقل کیا جا رہا ہے۔ اور کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ اس قسم کی شر انگیز تقریروں کی وجہ سے سید عطاء اللہ شاہ بخاری پر کسی قسم کی پابندی نہ عائد نہ کی جائے۔ انہوں نے مزید لکھا کہ سمجھدار طبقہ اس قسم کی تقریروں سے عاجز آچکا ہے۔ اور ان سے ساری قوم کے اخلاق پر برا اثر پڑ رہا ہے ہوم سیکرٹری نے ۱۹ اکتوبر کو اس رائے کا اظہار کیا۔ کہ وقت آ گیا ہے۔ کہ حکومت پوری صورت حال کا جائزہ لے۔ کیونکہ احرار لیڈروں کی تقریریں فتنہ و فساد سے لبریز ہیں۔ اور انتہائی ذلیل

اعتراض ہیں۔ انہوں نے سفارش کی کہ وزیر اعلےٰ کو لائلپور میں مسلم لیگ کانفرنس سے فراغت پانے کے بعد افسروں کی ایک کانفرنس طلب کرنی چاہیئے اور اس وقت تک کوئی کارروائی نہیں کرنی چاہیئے ۲۱ نومبر کو وزیر اعلےٰ کے سکرٹری نے فائل پر یہ نوٹ لکھ دیا۔ کہ لائل پور سے وزیر اعلےٰ کی واپسی کے بعد معاملہ ان کے سامنے رکھا جائے۔

راولپنڈی کا جلسہ

راولپنڈی میں ۱۴ سے ۱۶ اکتوبر ۱۹۵۲ء تک مسلم پارٹیز کنونشن کے زیر اہتمام ایک جلسہ منعقد ہوا۔ اس میں تقریر کرنے والوں میں ماسٹر تاج الدین انصاری، شیخ حسام الدین سید عطاء اللہ شاہ بخاری احسان احمد شجاع آبادی اور محمد علی جالندھری ممتاز تھے۔

ماسٹر تاج الدین انصاری نے اپنی تقریر میں چوہدری ظفر اللہ خاں پاکستان اور اسلام کے خلاف سرگرمیوں کا الزام لگایا اور کہا کہ انہیں عدالتیں ان الزامات کی جواب دہی کرنی پڑے گی۔ انہوں نے کہا۔ کہ چوہدری ظفر اللہ خاں برطانیہ کے ایجنٹ اور مرتد ہیں اور یہ کہ وہ خواجہ ناظم الدین کے وفادار نہیں اور احمدیوں کا تجارتی اور سوشل بائیکاٹ کرنا چاہیئے۔ احسان احمد شجاع آبادی نے تحریک کو وفاداروں اور غداروں اور صداقت اور کفر کے درمیان جنگ قرار دیا اور کہا کہ اسلام کی تبلیغ کے لئے تو نہیں لیکن اسلام کی حفاظت کے لئے تشدد سے کام لینا جائز ہے۔ حافظ محمد سعید نے کہا کہ ان کی طرح خواجہ ناظم الدین کشمیری ہانو ہیں اور انہیں برطانیہ کی حمایت کی وجہ سے یہ منصب حاصل ہوا ہے اور وہ بنگال میں ڈھائی لاکھ انسانوں کی موت کے ذمہ دار ہیں۔ جو قحط کا شکار ہوئے تھے۔ انہوں نے بھی ظفر اللہ خاں کو کافر قرار دیا۔ انہوں نے یہ الزام بھی لگایا کہ پاکستان میں شراب خوری، رشوت ستانی، بددیانتی اور عیاشی روز افزوں ہے اور وزیر بلا ٹکٹ سفر کرتے ہیں انہوں نے حکام کو متنبہ کیا کہ اگر انہوں نے مسلمانوں کے متفقہ مطالبات کو تسلیم نہ کیا۔ تو قیامت کے دن انہیں بھی فرعون کی طرح مرزا غلام احمد کے ہمراہ خنزیر پر سوار ہونا پڑے گا۔ شیخ حسام الدین نے الزام دیا کہ ۱۸۵۷ء کے غدر میں احمدیوں نے ہتھیاروں اور گھوڑوں سے برطانوی حکومت کی مدد کی تھی اور مرزا غلام احمد کے اسلاف نے سکھوں کے ساتھ مل کر بالاکوٹ کے مقام پر شاہ اسمٰعیل شہید سے جنگ کی تھی۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے کہا کہ احمدی ہندوستان اور پاکستان کو دوبارہ متحد کرنا چاہتے ہیں۔ محمد علی جالندھری نے الزام لگایا کہ مرزا غلام احمد اور ان کے پیروکار زندیق ہیں۔ جن کے بارے رسول اکرمؐ نے فرمایا ہے کہ جو شخص انہیں قتل کرے گا اسے ایک سو شہیدوں کے برابر روحانی درجہ ملے گا۔ انہوں نے کہا کہ مرزا غلام احمد کے نام کے ساتھ کذاب کا لقب استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ جس زمانہ میں چوہدری ظفر اللہ خاں حکومت ہند کے ریلوے ممبر تھے اس زمانہ میں محکمہ ریلوے میں ۲۲۷ مسلمانوں نے احمدیت قبول کرلی تھی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ کراچی کے امپورٹ ایکسپورٹ افسر مسٹر اعجاز احمد اور حکومت سندھ کے چیف سیکرٹری مسٹر فاروقی اپنے سرکاری فرائض کے دوران میں احمدیت کی تبلیغ کرتے ہیں

جب یہ مقدمہ مسٹر نذیر احمد ایس۔ پی (سی۔ آئی۔ ڈی) کے پاس پہونچا تو انہوں نے ۲۴ر نومبر ۱۹۵۲ء کو لکھا کہ محمد علی جالندھری کے خلاف ضلع منٹگمری میں ایک تقریر کرنے کی وجہ سے بھی پنجاب پبلک سیفٹی ایکٹ کی دفعہ ۲۱ کے تحت ایک مقدمہ زیر تفتیش ہے اور وہ سپرنٹنڈنٹ پولیس منٹگمری سے دریافت کر رہے ہیں کہ اس مقدمہ کا کیا بنا۔ کیونکہ نظم ونسق میں اس سے بہتری پیدا نہیں ہوتی۔ کہ کسی بدنام سیاسی مقرر کے خلاف مقدمہ درج کر لیا جائے لیکن اسے عرصہ دراز تک عدالت میں پیش نہ کیا جائے۔ انہوں نے یہ بھی لکھا کہ وقت آگیا ہے کہ محمد علی جالندھری کو جو احرار لیڈروں میں سے ایک بدترین مقرر ہیں پنجاب پبلک سیفٹی ایکٹ کے تحت نظر بند کر دیا جائے یا ان کے خلاف مقدمہ چلایا جائے۔ ۲۵ نومبر ۱۹۵۲ء کو مسٹر انور علی ڈی۔ آئی۔ جی۔ سی۔ آئی۔ ڈی نے مقدمہ اطلاع کے لئے حکومت کو پیش کر دیا۔ اور یہ نوٹ دیا کہ وزیر اعلےٰ نے ہدایت کی کہ کراچی سے واپسی کے بعد وہ اس مقدمہ پر بحث کریں گے کہ اشتعال انگیز مذہبی مقرروں سے کسی طرح نپٹا جائے۔

ختم نبوت کانفرنس

شجاع آباد ضلع ملتان میں ۱۹ اور ۲۰ نومبر ۱۹۵۲ء کو ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس میں تقریر کرنے والوں میں مولوی محمد علی جالندھری مرزا غلام نبی جانباز شیخ حسام الدین، مولوی غلام غوث سرحدی، قاضی احسان احمد شجاع آبادی اور سید عطاء اللہ شاہ بخاری ممتاز تھے۔ مولوی غلام غوث نے اپنی تقریر میں کہا کہ مرزا غلام احمد عورتوں سے ٹانگیں دبوایا کرتے تھے۔ ان میں سے ایک عورت کا نام بھانو تھا۔ اور یہ کہ وہ ننگی عورتوں کو دیکھنے کے شوقین تھے۔ اور یہ کہ ان کے صاحبزادے مرزا بشیر الدین محمود احمد اعتراف کر چکے ہیں۔ کہ ان کے والد شراب پیا کرتے تھے۔ مولوی محمد علی جالندھری نے مرزا غلام احمد کو الو کا پٹھا بتایا اور کہا کہ ممکن ہے خواجہ ناظم الدین کی والدہ ان کے وزیر اعظم ہونے پر اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھتی ہوں۔ لیکن یہ ملک کی بدقسمتی ہے کیونکہ وزیر اعظم معاملات کو سمجھ نہیں سکتے۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے ملکہ وکٹوریہ کے بارے میں کچھ کہا۔

(باقی)

بقیہ صفحہ ۵

تونس کی جنگ آزادی!

فرانسیسی اپنی جگہ پر "فصل کاٹنے" کی مہم جاری کئے ہوئے تھے۔ خصوصاً ملک کے جنوبی حصے میں جہاں انہوں بہت سے مردوں کو کھلم کھلا عوام کی موجودگی میں مار ڈالا۔ تونسی دستوں اور فرانسیسی فوجوں کے درمیان متعدد لڑائیاں ہوئیں۔ تونسی جنگ آزماؤں نے ہتھیاروں کی کمی کے باوجود فرانسیسی فوجوں اور ٹینکوں کا مقابلہ دلیری اور جانبازی سے کیا۔

۱۳ر ستمبر ۱۹۵۲ء کو فرانسیسی دہشت پسندوں نے نو دستور پارٹی کے ایک کارکن ہری شاکر کو ناگل کے مقام پر قتل کر دیا۔ جہاں وہ اپنے گھر میں نظر بند تھے۔

پیرس میں اجتماع

پیرس میں فرانسیسی مصنفین اور صحافیوں حتی کہ تونس کے سابق ریذیڈنٹ جنرل لوئی پریلیو دینز دوسرے لوگوں نے ایک مہم شروع کی۔ جس کا مقصد یہ تھا کہ تونس میں ظلم وستم کو بند کیا جائے اور اس کے نمائندوں سے مذاکرات از سر نو شروع کئے جائیں فرانسیسی حکومت کی صدارت کے امیدوار نے اپنی حکومتی پروگرام میں اس مسئلے کے متعلق انتہائی واضح موقف اختیار کیا۔ فرانسیسی وزیر ایلف مسٹر اندلے نے استعفیٰ دے دیا۔ کیونکہ اسے تونس اور مراکش کے متعلق فرانس کی پالیسی سے اتفاق نہ تھا

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں تونس کے مسئلہ پر بحث ہوئی۔ مگر عرب ایشیائی گروپ کی ترمیم شدہ قرارداد دو تہائی اکثریت حاصل نہ ہونے کی وجہ سے ناکام ہو گئی (۱۱ دسمبر ۱۹۵۲ء)

آزادی کامل

مسٹر صلاح بن یوسف نے ایک بیان جاری کیا جس میں انہوں نے مختلف طاقتوں کی روش پر افسوس کرتے ہوئے کہا کہ "تونس کے عوام استعماری طاقتوں اور ان کے ہمدردوں کی اس گٹھ جوڑ سے ہمت نہیں ہاریں گے۔ وہ مکمل آزادی حاصل کرنے کا عزم کر چکے ہیں۔ بلا شبہ یہ جدوجہد بہت دشوار ہے اور اس کے لئے ہمیں گراں بہا قیمت ادا کرنی ہوگی۔ لیکن اسی قیمت میں ہماری قومی اور عوامی زندگی پوشیدہ ہے۔"

اس وقت سے آج تک تونس کا مسئلہ کھٹائی میں پڑا ہے اور اس کا تسلی بخش حل تلاش نہیں کیا جا سکا۔

فرانسیسی ریذیڈنٹ جنرل اپنے پیشرووں کے نقش قدم پر چل رہا ہے۔ اور اس کے نتیجے میں وہی ظلم وستم کے واقعات رونما ہو رہے ہیں۔ آج شمالی افریقہ کی صورت حالات اس روز سے کہیں زیادہ سنگین ہو چکی ہے۔ جس روز کہ تونس کے مسئلے نے بین الاقوامی صورت اختیار کی۔ تونس اپنے مراکش اور الجزائری بھائیوں کے ساتھ ملکر جنگ آزادی لڑ رہے ہیں۔ جو انہی کی طرح فرانسیسی استعمار کے پنجے میں گرفتار ہیں۔

درخواستہائے دعا

میری اہلیہ عرصہ سے بعارضہ وجع المفاصل بیمار چلی آتی ہے لیکن دو ہفتہ سے بیماری نے خطرناک صورت اختیار کر لی ہے۔ احباب شفائے کاملہ عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرما دیں۔ (ماسٹر محمد مولا داد احمدی شہزادہ)

۲۔ ۸ر جون ۱۹۵۳ء کو نیاز احمد خان کا اپریشن ہوا ہے۔ بزرگان سلسلہ دعا فرما دیں کہ اللہ تعالےٰ جلد سے جلد صحت دیوے۔

دیانت خان احمدی ملٹری ڈیری فارم لاہور چھاؤنی

زمیندار جتنی گندم منڈیوں میں لائیں گے سب کی سب خرید لی جائیگی

لاہور ۱۰ جون:- پنجاب کے وزیر اعلیٰ ملک فیروز خان نون نے جو وزیر خوراک بھی ہیں ۔ زمینداروں کو یقین دلایا ہے ۔ کہ وہ جتنی گندم منڈیوں میں لائیں گے ۔ حکومت تمام کی تمام خرید لے گی ۔ انہوں نے آج ایک پریس کانفرنس میں بتایا ۔ کہ حکومت نے ساڑھے تین لاکھ ٹن گندم کی خریداری کا منصوبہ بنایا ہے ۔ اس میں سے بیالیس ہزار ٹن گندم فراہم کی جا چکی ہے ۔ آپ نے کہا ۔ کہ گیہوں کی خریداری کی رفتار اطمینان بخش ہے ۔ آپ نے چاول کے کاشتکاروں کو مشورہ دیا ۔ کہ وہ بیگمی کی کاشت پر زیادہ توجہ دیں کیونکہ چاول کی اس قسم کا جاپان خریدار ہے ۔ پچھلے سال جاپان نے اکتیس ہزار پانچ سو ٹن بیگمی چاول خریدا ۔ محکمہ خوراک کے کمشنر نے کانفرنس میں بتایا کہ جتنا گیہوں منڈیوں میں خریدا جاتا ہے اس کی قیمت فوراً ادا کی جاتی ہے ۔

ضلع لاہور میں پختہ اینٹوں کی قیمت

لاہور ۱۰ جون:- ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے پنجاب میں روزمرہ کے استعمال کی اشیاء کے قانون مجریہ ۱۹۵۳ء کے تحت ضلع میں پختہ اینٹوں کی زیادہ سے زیادہ قیمتیں مقرر کرنے کے احکام صادر کر دیئے ہیں ۔ ان احکام کے تحت اول درجہ کی پختہ اینٹیں پچیس روپیہ فی ہزار ۔ دوم درجہ کی بیس روپیہ فی ہزار اور سوم درجہ کی پندرہ روپیہ فی ہزار کی شرح سے فروخت کی جائیں گی ۔ نیز یہ بھی حکم دیا گیا ہے کہ پختہ اینٹوں کا کاروبار کرنے والے اشخاص مسلمہ خریداروں کو مذکورہ اینٹیں فروخت کرنے سے انکاری نہیں ہوں گے ۔ بھٹے والوں کو ہدایت کی گئی ہے ۔ کہ وہ کاروباری احاطوں میں کسی نمایاں جگہ پر مختلف قسم کی اینٹوں کے بارے میں بھٹے کی قیمتوں سے متعلق نرخ نامہ آویزاں کریں ۔

حکم کی منسوخی

لاہور ۱۰ جون:- ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ منٹگمری نے عارف والا کوآپریٹو ڈیل سوسائٹی کو برف بنانے سے منع کرنے سے متعلق اپنا سابقہ حکم منسوخ کر دیا ہے ۔ منسوخی کا حکم افسر انچارج شعبہ انسداد وبائی امراض لاہور کا یہ سرٹیفکیٹ پیش کرنے پر صادر کیا گیا ہے ۔ کہ بل کا پانی پینے کے لئے موزوں ہے ۔

کپڑے کی تقسیم کیلئے سفری دکانیں

لاہور ۱۰ جون:- معلوم ہوا ہے ۔ کہ دیہاتی علاقوں میں کپڑے کی تقسیم کے لئے سفری دکانیں قائم کی جائیں گی ۔ اس قسم کی دو دکانیں جہلم ۔ اٹک اور لائل پور میں پہلے ہی کام کر رہی ہیں ۔

دریائے سرخ کے ڈیلٹا میں فرانسیسی فوجوں کا تعاقب

ہنوئی ۱۰ جون:- آج دریائے سرخ کے ڈیلٹا میں ویٹ منہ نے فرانسیسی فوجوں کا تعاقب کیا ۔ لیکن فرانسیسی فوجوں نے ٹینکوں اور توپوں کی مدد سے ویٹ منہ فوجوں کو بہت ۔۔۔۔ دور رکھا اور خود آگے بڑھ گئے ۔

دریائے سندھ اور چناب میں سیلاب

صورت حالات بہتر ہو رہی ہے

لاہور ۱۰ جون:- ڈیرہ غازیخان سے جو تازہ اطلاعات موصول ہوئی ہیں ۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ جام پور کے نزدیک سیلاب کی صورت حال بہتر ہو رہی ہے ۔ اور قصبہ کو جو خطرہ درپیش تھا وہ ٹل گیا ہے ۔ فوج کے تعاون سے حفاظتی تدابیر اختیار کی جا رہی ہیں ۔ اور اگر دریائے سندھ کے پانی کی سطح زیادہ نہ بڑھے تو صورت حال سے خطرہ پیدا ہونے کا کوئی امکان نہیں ۔ ریلیف کمشنر چیف انجینئر شعبہ آبپاشی اور کمشنر ملتان ڈویژن موقع پر امدادی اور حفاظتی انتظامات کی نگرانی میں مصروف ہیں ۔ موجودہ اصلاح پذیر حالات کے پیش نظر مذکورہ افسر قصبہ خالی کرنے کا مشورہ نہیں دیتے ۔ جہلم اور چناب دریاؤں کے پانی کی سطح معمول کے مطابق ہے اور ...

شمالی افریقہ میں بدامنی کے سبب حالات پیدا ہو رہے ہیں

تیونس ۱۰ جون:- قوم پروروں کی بڑھتی ہوئی دہشت پسندی کو کچلنے کے لئے فرانسیسی اور فرانس نواز تیونسی جوانوں کی ایک فوج کو جنوبی تیونس میں بھیج دیا گیا ہے ۔ اور انہیں ہدایت کر دی گئی ہے کہ ہر قیمت پر تیونس کی تحریک آزادی کو کچل دیں ۔ انہیں تیونس اور لیبیا نیز تیونس اور الجزائر کی سرحد بند کرنے کی بھی ہدایت کی گئی ہے ۔ اور تیونس کی سنگلاخ دہشت پسند فوج کے جا بجا ذرہ دستوں کا قلع قمع کرنے کی ہدایت کی گئی ہے ۔ قوم پرستوں کی سرگرمیوں کے خاص مرکز جنوبی تیونس کے بے آب و گیاہ میدان اور پہاڑ ہیں ۔ تیونس میں فرانس کے ریذیڈنٹ جنرل نے زبردست حفاظتی انتظامات کئے ہیں کیونکہ فرانسیسی نوآبادکاروں پر حملے بہت بڑھ گئے تھے ۔ قتل و غارت ۔ خنجر زنی اور چھرے بازی کے واقعات بہت ہو رہے تھے ۔ نیز فرانسیسی نوآبادکاروں کی املاک کو سخت نقصان پہنچایا جا رہا تھا ۔

فرانس کے کئی اخبارات نے تیونس کے معاملات پر تشویش ظاہر کی ہے ۔ اور لکھا ہے کہ شمالی افریقہ میں بدامنی کے سبب حالات پیدا ہو رہے ہیں جب تک فرانس عربوں کے متعلق اپنی پالیسی میں تبدیلی نہ کرے ۔ تیونس میں امن نہیں ہو سکے گا ۔

— ڈھاکہ ۹ جون:- مشرقی بنگال کی انتخابی عدالت نے اسمبلی کے ۱۴ ممبروں کے متعلق فیصلہ دیا ہے ۔ کہ چونکہ انہوں نے میعاد معین کے اندر مصارف انتخاب کی تفصیل پیش نہیں کی ہے لہٰذا ان کے انتخاب کو ناجائز قرار دیا گیا ہے ۔

جاپانی سیاست دان کو اعزاز

۴۶ سال برابر پارلیمنٹ کا ممبر رہا

ٹوکیو ۱۰ جون:- جاپان کے ایک ۹۵ سالہ سیاستدان مسٹر یوکیو اوزاکی کو ... ۳۳ پاؤنڈ خصوصی امداد دیئے جائیں گے ۔

مسٹر اوزاکی گذشتہ ۴۶ سال سے جب سے جاپانی پارلیمنٹ کی تشکیل ہوئی ۔ اس کے ممبر چلے آتے ہیں ۔ صرف اس سال وہ منتخب نہ ہو سکے ۔ جاپان کی پارلیمنٹ کے ایوان عام نے حال ہی میں یہ امدادی رقم منظور کی ۔

پنجاب میڈیکل سکول لاہور میں داخلہ

لاہور ۱۰ جون:- پنجاب میڈیکل سکول لاہور کا پراسپکٹس تیار ہو رہا ہے ۔ اور سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ پرنٹنگ پنجاب اسے تیار ہوتے ہی لوگوں کو مہیا کر دیں گے ۔

مذکورہ سکول کا داخلہ میٹرک کا نتیجہ نکلنے کے دس روز بعد ہی شروع ہو جائے گا ۔

بین الاقوامی کمیشن کے اختیارات کے متعلق مشرق و مغرب میں اختلافات

وزیر خارجہ فرانس ۔ ایم ۔ جی بیدو کا بیان

جنیوا ۱۰ جون:- وزیر خارجہ فرانس ایم ۔ جی بیدو نے کہا ہے کہ انڈو چائنا کانفرنس نے کافی پیش رفت کی ہے ۔ لیکن مشرق اور مغرب کے درمیان شدید اختلافات پیدا ہو گئے ہیں ۔

کمیونسٹ اور غیر کمیونسٹ ممالک میں اختلاف رائے ان اختیارات کے بارے میں ہے ۔ جو جنگ بندی کی نگرانی کرنے والے بین الاقوامی کمیشن کو دیئے جائیں گے ۔ دو حریف کمانوں کے نمائندے شرائط جنگ بندی کے متعلق جو لائحہ عمل مرتب کر رہے ہیں ۔ اس کی رفتار بہت سست ہے ۔ کمیونسٹوں نے تجویز پیش کی تھی ۔ کہ جنگ بندی کی نگرانی کے لئے غیر جانبدار اقوام کا کمیشن مقرر کیا جائے ۔ بیدو نے کہا ۔ اس قسم کے کمیشن کو کوئی اختیار حاصل نہیں ہونا چاہیئے ۔ وزیر خارجہ کے اس بیان سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ جنگ بندی کے متعلق مذاکرات کی رفتار تسلی بخش نہیں ۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴